(العصر) سالانہ زرِ دستی صرف چار روپے
۵۰/۸ پیسے
ملنے کا پتہ
منیجر کاکوری اخبار ۳۴ امین آباد لکھنؤ
۲۔ مبارک بک ڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر (۲)
خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور جملہ مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

فون نمبر ۳۵۱۳۹ ۷۸۶ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۰۷۶

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

شمارہ نمبر (۱)	۱۵ فروری سنہ ۶۵ء ۱۲ شوال سنہ ۸۴ ۱۳۸۴ھ	جلد نمبر (۳)

غزل

از احسان احمد صاحب احسان سکریٹری بزم ادب کراچی

آپ بھی کہہ رہے ہیں ہرجائی
آپ ہی کی ہے اس میں رسوائی

آج تک یہ نہیں ہوا معلوم
ہم نے کس جرم کی سزا پائی

سنتے ہی میری داستانِ غم
جانے کیوں ان کی آنکھ بھر آئی

دیکھو دیکھو ذرا رکو تو سہی
تم چلے اور مری قضا آئی

آج تک ہم سنبھل نہیں پائے
وقت نے لی ہے ایسی انگڑائی

سامنے جب وہ چاند کے آئے
دیکھ کر چاندنی بھی شرمائی

میں تو ہر بات پہ رہا مغموم
ان کو ہر بات پر ہنسی آئی

ہم سے اچھا رہا وہ پروانہ
زندگی جس نے مختصر پائی

اس کی الفت میں جس کی نم ہو آنکھ
سمجھو اس کی مراد بر آئی

لے گئی ہے صبا مرا پیغام
وہ کلی کرتی خندہ آئی

اس کو کس بات کا ہو ڈر احسان
ہو جو اپنے ہی کا سیدائی

یہ نظم جناب حکیم نثار احمد صاحب علوی ساقی کاکوروی کی جو اجتماع عید میں پڑھی گئی خوب ہی داد و تحسین حاصل کی۔

شہر آشوب

وطن عزیز کو دیکھ کر: از نثار احمد علوی ساقی کاکوروی

عجیب قصبۂ ہندوستاں تھا کاکوری
بشکل علم و فضیلت عیاں تھا کاکوری
ادب میں غیرتِ صد کہکشاں تھا کاکوری
علوم و فضل میں فخر زماں تھا کاکوری

تھیں جو خوبیاں آئی تھیں ان کے حصہ میں
ہے ان کا ذکر فسانے میں اور نہ قصے میں
زمین باغ نہ پہلے سے گاؤں قبضے میں
ہے خاک اڑ رہی افسوس سارے قصبے میں

ہزار حیف فقط رہ گیا ہے نام ہی نام
بدل دیا ہے مقدر نے اس کا سارا نظام

یہاں سے اٹھ گئے سامان شان و دولت کے
خزانے نکلے ہیں شوکت کے اور رفعت کے

جہاں پہ عیش و تمول کی تھی فراوانی
جہاں پہ زیور و گوہر کی تھی درخشانی
وہاں پہ حیف ہے آبادیوں کی ویرانی
ہر ایک ذرے کا تصویر ہے پریشانی

ہر ایک قطرہ جہاں کا تھا بحر سلسبیل نام
ہر ایک ذرہ جہاں کا تھا مہر صبح انجام
جہاں کا پانی تھا آب حیات اثر میں تمام
جہاں کی خاک کو حاصل تھا کیمیا کا مقام

پڑی ہوئی جو جاں وطن پہ سختی ہے
بتائیے کوئی بستی بھی گوری بچی ہے

طبابت اور وزارت رہ گئے قصے
وفا و امن کے نغمے میں بٹ گئے حصے

کہاں ہے کب کوئی شے شادماں نظر آئی
کہاں ہے عیش کی صورت یہاں نظر آئی
فقط سلف کی ہے اک داستاں نظر آئی
جدھر بھی دیکھئے بس ہے خزاں نظر آئی

فلک نے تاک کے ہم پر کیا ہے ظلم و ستم
زمانہ دیکھ کے یہ رنگ ہو گیا برہم
ہماری صورت پہ گریاں ہے دیدۂ پرنم
جو ہنستے گل ہیں تو روتی ہے رات بھر شبنم

جو بوئے گل گئی اہل چمن، چمن سے گئے
صدائے یاس ہے اہل وطن، وطن سے گئے

پھرا وطن میں جو ہوں یا کہیں ہے دشت پیمائی
یہاں کے حال کا لکھنا ہے خامہ فرسائی

وطن کے گوشے وہ صحن چمن کی بربادی
خدا دکھائیگا آبادیاں کبھی ان کی
سلف کی یاد کے آثار ہیں جو کچھ باقی
ہزار حیف ہیں برباد ہو رہے وہ بھی

مکاں بہت سے مکیں ہیں گئے چھنے گویا
کھرا ہے مال کہاں، دودھ پر نہ وہ کھویا
مقدر آہ جو غفلت کی نیند ہے سویا
وطن کے حال پہ ہے کون جو نہیں رویا

ہر ایک ذرہ یہ کہتا ہے ہم کدھر جائیں!
جو ہم میں داغ ہیں فرقت کے کس کو دکھلائیں

کبھی تھی نام سے گلزار پور کاکوری
رہی سہاگ کے پھولوں سے رہ گئی کوری

دکھائی دیتی ہیں تنہائیاں فقط گھر گھر
جو پہلے جشن تھی دولت ہوئی زیر و زبر
چمن میں دشت ہے خاک چھانتے سر پر
لٹے ہیں سب در و دیوار حسرتوں کی نظر
ہزار حیف تھے جتنے امیر دولت مند
وہ ہو کے رہ گئے اکثر فقیر حسرت مند

اودھ کے قصبوں میں قصبہ جو منتخب تر تھا
جہاں کے باغوں میں ہر باغ خلد منظر تھا
ہر ایک کوچہ حنا بلکہ مشک عنبر تھا
مکان کون سا تھا جو نہیں معطر تھا
کسی چمن کو الٰہی لگے نہ ایسی نظر
کسی وطن کو الٰہی لگے نہ ایسی نظر

پرانی اور نئی روشنی میں ہے ہلچل
قدیم وضع کے رہ رہ کے بجھ رہے ہیں کنول
جدھر بھی دیکھئے حسرت کچلتے ہیں بادل
جدید رنگ کے سکے ہیں اور رد و بدل
تغیرات زمانے سے بخت ہے سویا
فلک پہ جنت ارضی چلی گئی گویا

وطن کو دیکھ کے حاصل ہوا ہے ایسا سرور
مراد پا کے ہو جیسے نشے میں کوئی چور
سرور دل کو تو آنکھوں کو مل گیا ہے نور
کہ فضل حق سے ہے ساقی مظفر و منصور
وطن ہے پھر بھی وطن چاہے جو بھی حال رہے
ہمیشہ اس پہ کرم تیرا ذوالجلال رہے

امریکہ سے مراسلہ:-

شہاب الدین صاحب علوی نیو یارک سے تحریر فرماتے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب عید مبارک!

میں نیویارک ایک ہفتہ کے لئے آیا ہوں۔ بوئنگ کمپنی کیلئے انجینئرز کا انٹرویو کرنے کے لئے کمپنی کو ۳۰۰ انجینئرز کی ضرورت ہے ہنٹس ویل میں چاند تک جانے والے راکٹ کے کام کے لئے پورے امریکہ کے بڑے شہروں میں کمپنی کے منیجر بھیجے گئے ہیں۔ لوگوں سے انٹرویو کر کے ہنٹس ویل لے جائیں گے۔ میری اہلیہ رئیس وہیں ہنٹس ویل میں ہیں وہ ساتھ نہیں آسکیں کیونکہ ان کو کئی اسکولوں میں تقریر کرنا ہے۔ وہ ہندوستان اور پاکستان کے اوپر اسکولوں میں تقریریں کر رہی ہیں۔ اور طلبا اور اساتذہ کافی دلچسپی سے تقریر سنتے ہیں بہت سے بچے بچیاں اور استانیوں نے پہلی مرتبہ کسی ہندوستانی یا پاکستانی سے اس طرح ملاقات کی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ لوگ کتابوں میں پڑھتے ہیں لیکن جب وہاں کے لوگوں سے واقعی ملاقات ہوتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور اس کو اچھا سبق سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس ہفتہ میں عید ہے لیکن کمپنی کا کام پہلا فرض سمجھتا ہوں اس لئے مجبوراً یہاں کرنا پڑا۔

ہارون کی سالگرہ دسویں ۲۲ جنوری کو کر کے میں ہنٹس ویل سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوا۔ ہارون پرائیویٹ اسکول میں ہے اور کلاس میں بلکہ پورے اسکول میں نہ صرف درجہ اول ہے بلکہ سب سے زیادہ نمبروں سے کامیاب ہوتا ہے گذشتہ ہفتہ سارے اسکول کے بچے بچیوں کے سامنے ہارون کو سب سے اچھا طالب علم ہونے کی حیثیت سے سرٹیفکٹ اور انعام دیا گیا ہے۔

شہاب الدین علوی
۳۱۰۲ کمبرلین سرکل ہنٹس ویل امریکہ

بابو ترلوکی سنگھ صاحب کا مراسلہ

(گلچیں بھی بولتا ہے تو صیاد کی طرف)

گھسیاری منڈی لکھنؤ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۵ء

ایڈیٹر صاحب!

مجھے امید ہے کہ یہ خط اپنے اخبار میں شائع کرنے کی مہربانی فرمائیں گے۔ "آپ کو حق ہے اگر معاف کریں تو آپ کا فرض ہے کہ اسکول کے معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کریں آپ کا اس سلسلے میں پملاٹ کمیٹی انتظامیہ کے سامنے رکھ دیا گیا تھا جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ جب سے ہائی اسکول ہوا ہے محض ایک پرنسپل صاحب مستقل نہیں کئے گئے اور یہ کام بالاتفاق رائے ہوا۔ دوسرے موجودہ پرنسپل کی تقرری بالاتفاق رائے ہوئی۔ اسکول کے انتظام کے لئے کچھ قوانین اور ضوابط ہیں ان کی پابندی لازمی ہے مجھے نہیں معلوم کہ ان کی پابندی میں کمیٹی انتظامیہ نے کبھی دخل دیا ہو۔ موجودہ منیجر صاحب بھی شروع ہی سے چلے آ رہے ہیں۔ اور ان کے متعلق کبھی کسی نے ایسی رائے نہیں دی کہ وہ ہٹائے جائیں یہ صحیح ہے کہ بوڑھے لوگ کمیٹی انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ مگر یہ ہمارا دستور نہیں ہے کہ بوڑھوں سے کام لیکر ان کو علیحدہ کر دیا جائے اور اگر آپ غور فرمائیں گے تو دوسرے مدرسوں میں اس سے زیادہ بزرگ اور بوڑھے موجود ہیں"۔

ترلوکی سنگھ

بابو جی معاف فرمائیے گا سے

جو آپ نے سمجھا ہے وہ مطلب نہیں میرا

جو میں نے کہا آپ نے سمجھا نہیں شاید

میرا شبہ ہی نہیں وثوق تھا کہ آپ یکطرفہ سنی ہوئی باتوں سے یقیناً متاثر ہوں گے اور مخلصین کے اثرات میں جو آپ ابھی بھی غلط فہمی میں وہ سمجھ بیٹھے جس کا میرے مضامین میں کہیں دور کا بھی شائبہ تک نہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ کاکوری اخبار کا پملاٹ کمیٹی انتظامیہ کے سامنے رکھ دیا تھا۔ کمیٹی کا یہ جواب کہ اب تک آٹھ پرنسپلوں میں سے ایک ہی مستقل نہیں ہوا تھا یہ تو ان پرنسپل بالاتفاق رائے مستقل کیا گیا صحیح اور بالکل صحیح ہے مگر وہ آٹھ پرنسپل کسوٹی پر پورے کیوں نہیں اترے اس کے اسباب بھی آپ نے دریافت فرمائے آپ کی کمیٹی انتظامیہ ان کو اپنے ڈھرے پر چلانا چاہتی رہی اور اسی پر آپس میں ان بن رہی الحمد للہ ہمارے وطن میں خود چار چار پرنسپل ودوان زبوآئی اور ریٹائرڈ موجود ہیں ہمیں معلوم ہے کہ پرنسپل کے اختیارات کیا ہیں۔ آپ کی کمیٹی کبھی اپنی راہ چلانے کی کوشش کرے گی وہ پرنسپل نہ ٹھہرا ہے اور نہ ٹھہرے گا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اسکول کے لئے کچھ قوانین و قواعد ہیں ان کی پابندی لازمی ہے مجھے نہیں معلوم کہ کمیٹی انتظامیہ نے کبھی اس میں دخل دیا ہو۔ بابو جی ہم کو بھی اسی کا قلق اور رونا ہے کہ آپ کو نہ علم ہے اور نہ ہو سکتا ہے کون علم کرائے کیا کوئی نظیر ہے آپ کے سامنے کہ کسی نے اپنے اوپر لگے ہوئے الزام کا خوشی کے ساتھ اقبال کر لیا ہو۔ آپ کمیٹی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے کبھی دخل دیا یا نہیں۔ آپ ہم سے پوچھئے ہم آپ کو گذشتہ ۵۳ء ۵۵ء ۵۶ء کے کاکوری اخبار کی کٹنگ پیش کر دیں۔ ہر پرنسپل عاجز آ کر واپس ہوا ہے وہ دستور العمل بھی قابل تعریف دستور العمل ہے جس میں چھ چھ سات سات سال گذر جائیں اور کوئی چنا ؤ نہ کیا جائے ازل کا چنا ؤ حشر ہی میں ختم ہو بابو جی ہماری سمجھ میں اب تک یہ نہ آیا کہ ہمارے مضامین کے کن الفاظ سے آپ نے یہ اخذ کر لیا کہ منیجر کو ہٹا دیا جائے حضور آپ یہی نہیں کہ ایسوں کو سر پر ستون، مربیوں یا نیوں میں رکھئے بلکہ آپ بوڑھوں کے اسٹو نیوں کو اسکول میں لگوا دیجئے مگر کمیٹی انتظامیہ کی اصلاح اس طرح کیجئے کہ کام کرنے والوں میں تازہ خون دوڑ جائے آجکل نئے خون کی مانگ ہے بوڑھوں میں خون سرد ہو چکا اگر صحیح تحقیق کا جذبہ رکھتے ہیں تو نکلئے کمیٹی سے باہر اور عوام سے رابطہ قائم کیجئے زیادہ سے نہیں دو چار سے صحیح حالات معلوم کیجئے اس کے بعد اندازہ لگائیے کہ آپ کو بتائی گئی باتوں اور اصل حالات میں کتنا فاصلہ اور کتنی دوری ہے یہاں تک تو آپ کے مراسلہ کا جواب تھا اب آیئے آپ کو ایک نیا حادثہ سناتے چلیں سے

ہم کئے جائیں گے حال دل بتاب بیاں اس سے مطلب نہیں ہے کا ر گر ہو یا نہیں

(باقی آئندہ)

پاکستان کی خبریں

حسب ذیل حضرات کا چندہ وصول ہوا:۔

اقبال احمد صاحب علوی ۔ اخلاق احمد صاحب علوی ۔ علاء الدین صاحب کرمانی۔ شمیم احمد صاحب علوی۔ ان لوگوں کا چندہ مولانا محمد حسن صاحب کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔

لئیق الدین صاحب علوی۔ ایک خبر میں ہم کو بتایا گیا ہے کہ موصوف کی طبیعت آجکل بہت خراب ہے اور وہ اسپتال میں داخل ہیں۔ نامہ نگار خود ملا۔ معلوم ہوا کہ لئیق صاحب کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اعصابی کمزوری اتنی بڑھ گئی ہے کہ جس نے نروس بریک ڈاؤن کی سی حالت پیدا کر دی ہے ۔ فی الحال ڈاکٹر ذکی حسن صاحب کا علاج ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ ایک ہفتہ کے بعد صحیح بتا سکیں گے کہ ان کو کب اسپتال سے گھر جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ رفق بہت زیادہ بڑھ گئی ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ حالت پہلے سے بہتر ہے۔

انوار احمد صاحب علوی جو معہ اہلیہ کے لاہور گئے ہوئے تھے تقریباً ایک ماہ قیام کے بعد کراچی واپس آ گئے ۔

بیگم مشہود علی علوی کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ ان کے حلق میں ورم ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہو گئی ہے ڈاکٹر کاشف علی صاحب معالج ہیں۔ کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔

احمد حسن صاحب انصاری فرنگی محلی۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوف کے مکان واقع ڈرگ روڈ کالونی نمبر ۲ کراچی میں کسی نامعلوم شخص نے آگ لگا دی جس سے ان کے گھر کا دروازہ جل گیا۔ شہر کی فضا مکدر ہونے کی وجہ سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ آگ بلوائیوں نے لگا دی مگر اس کا پتہ نہ چل سکا۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔

احتشام علی صاحب عباسی۔ معتبر خبر ملی ہے کہ موصوف ابھی کچھ روز ہوئے کراچی سے ڈھاکہ تشریف لے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ اپنی صاحبزادی کو ڈاکٹر کو دکھلانے گئے تھے گھر میں ایک بنگالی نوکر موجود تھا جب گھر واپس ہوئے تو داخل ہوتے ہی پتہ چلا کہ تمام سامان غائب ہے ابھی واردات کی تفصیل نہیں معلوم ہوئی تاہم اتنا معلوم ہوا ہے کہ دو عدد زیور اور کپڑے وغیرہ سب چلے گئے۔ شبہ نوکر پر کیا جا رہا ہے تفصیل کا انتظار ہے۔

شمسہ بیگم حسین ہاشمی صاحب کے یہاں ۲۰ جنوری ۱۲ بجے دن کو صاحبزادی تولد ہوئی۔ خدا مبارک کرے اور عمر دراز کرے

وصیفہ نسرین صاحبہ (بیگم سجاد الحسن علوی) کو آج چار پانچ دن سے بخار آ رہا ہے آج بخار میں کمی واقع ہوئی ہے علاج جاری ہے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔

بیگم محمد حامد انصاری صاحب فرنگی محلی معہ جمیل احمد صاحب قدوائی ہندوستان روانہ ہو گئے۔

مسلم الدین صاحب علوی صاحبزادے منصف الدین مرحوم مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے اعزاء پریشان نہ ہوں۔ ان کے بھیجے ہوئے تمام خطوط مل گئے مگر ان کے خود کے خط نہ ملنے سے تشویش ہے۔

پرچھتے ہیں :۔

سجاد الحسن صاحب جناب تحریر فرماتے ہیں کہ احسان صاحب تو ہیں نہیں پتہ نہیں کہ آئندہ کسی کا کوروی نے کراچی کی خبریں روانہ کیں یا نہیں یا مرتب کرنا ہی بیکار جاتی ہے میں جاں میں اپنے فرائض کو محسوس کرتا ہوں۔ چند خبریں روانہ ہیں۔

شبیر احمد صاحب علوی ایم اے کا تقرر:۔ میں ایک نجی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف بحیثیت پرنسپل کھلنا کالج مشرقی پاکستان میں ہو گیا ہے آپ کی ڈھاکہ سے رخصتی پر اعزا اور دوستوں نے شاندار دعوتیں اپنے یہاں پر کیں۔ کھلنا پہونچکر موصوف نے اپنے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔ ادارہ اس تقرر پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

سجاد الحسن علوی جناب جو عباسی ٹیکسٹائل ملز رحیم یارخاں میں گذشتہ سال تک منیجنگ انچارج تھے اور کراچی آ کر ڈان اخبار سے منسلک ہو گئے تھے ڈھاکہ کے بنگالی اخبار کے ایڈیٹر نیوز ایڈیٹر تھے اب ان کا تقرر ۱۲ جنوری سے برھا دی (رحم کن بی ال انجینیرس) بحیثیت ٹیکنیکل اسسٹنٹ ہو گیا خدا مبارک کرے۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

حالات وطن

ولادت:-

بیگم فروغ احمد صاحب عباسی لکھنؤ سے یہ پُرمسرت خبر موصول ہوئی ہے کہ موصوف کے یہاں ۲۲ رمضان المبارک کو دختر کا تولد ہوا ہے اللہ مبارک کرے زچہ و بچہ دونوں بحمد اللہ بخیریت تمام اچھے ہیں۔ حیدر کی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ گھر جانے کی اجازت مل گئی اور گھر بھی واپس آ گئیں ہم جملہ متعلقین کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

حکیم نثار احمد صاحب علوی سابق کاکوروی کی آمد: معلوم ہوا ہے کہ احسان احمد صاحب علوی اور کمال عباسی مع بیگم صاحبہ آجکل وطن آئے ہوئے ہیں۔ اور اجتماع عید میں شرکت فرمائی۔

سرکاری دورے:- اول میں تحصیلدار صاحب لکھنؤ نے دورہ فرمایا اس کے بعد ایس ڈی او صاحب تشریف لائے۔ تین چار دن قیام رہا۔ آخیر میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب کیمپ کئی دن رہا۔ بلاک بھی دیکھا۔ ٹاؤن ایریا کا بھی معائنہ کیا۔ قصبہ میں گشت کرتے ہوئے ہر چیز پر نظر غائر ڈالی۔ قصبہ کی شراب اور تاڑی کی دکانوں پر شدت سے اعتراض کیا کیونکہ اب تک ان کو برقرار رکھا گیا جبکہ لڑکیوں کے دونوں اسکول اتنے قریب ہیں اور سب سے بھی کوئی ایسا فاصلہ نہیں۔ بلکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ موصوف نے کمشنر آبکاری اور ڈی او کو بھی لکھا ہے کہ خواہ گورنمنٹ کو کچھ نقصان ہی کیوں نہ ہو رہا ہو مگر آئندہ ٹھیکہ دیتے وقت اس کا تدارک کر دیا جائے اس کے علاوہ موصوف نے اپنا معائنہ بہترین لکھا۔ ممکن ہے کہ ابتدا میں ایسے معائنے لکھے گئے ہوں۔ ادھر ۲۵ یا ۳۰ سال میں ہمیں کوئی نظیر اتنے بہتر معائنہ کی نہیں ملی۔

تبادلے

بشیر احمد صاحب سپروائزر کو آپریٹو کا تبادلہ کاکوری سے ضلع اناؤ کر دیا ہے ان کی جگہ دوسرا جی آ گئے ہیں۔ چارج لے لیا ہے۔

رام کشور افسر محرر تھانہ کاکوری کا تبادلہ کاکوری سے موہن لال گنج ہو گیا ہے۔

ہیلتھ وزیٹر کاکوری بلاک کا تبادلہ کاکوری سے دہرہ دون تک کر دیا گیا ہے۔

مفقود عالم علوی صاحبزادہ محمد عالم صاحب انسپکٹر جو کاکوری ہائر سکنڈری اسکول کاکوری میں سائنس ماسٹر تھے۔ کہا جاتا ہے کہ موصوف کا رشتہ دیگر ہو کر گئے فی الحال ان کی جگہ کوئی نہیں آیا ہے۔

ٹھاکر زبیر سنگھ جو سوائل منزویشن میں تھے ان کا بھی تبادلہ ہو گیا موصوف کے بارے میں غیر مصدقہ خبر ہے کہ ترقی بھی روک دی گئی اور معطل بھی۔ ہم نے دریافت کرنے کی کوشش کی مگر ذمہ دار خاموش ہیں نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اسباب کیا ہیں؟

ڈاکٹر تقی احمد صاحب موصوف سیتاپور سے آنکھوں کا آپریشن کرانے کے بعد لکھنؤ واپس آ گئے۔ مگر آنکھوں میں روشنی نہیں آئی۔ موصوف کا یہ تیسرا آپریشن تھا۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے اللہ ہی اپنا رحم فرمائے۔

حسن الدین عثمانی معلوم ہوا ہے کہ موصوف اپنے بھائی اور دوسرے اعزا سے ملنے کے لئے پاکستان جانے کا قصد کر رہے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آئندہ ماہ مشرقی پاکستان روانہ ہو جائیں گے۔

رانی صاحبزادی راشد علی صاحب عباسی کی سالگرہ ۲۶ جنوری کو بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اللہ مبارک کرے۔

روزہ کشائی:- شارق سلمہ (صاحبزادہ مفتی اشتیاق علی صاحب علوی) کی روزہ کشائی آخری عشرہ رمضان شریف میں ہوئی۔ اعزا و قریب موجود تھے۔ مفتی محمد رضا صاحب فرنگی محلی نے روزہ کھلوایا۔ افطار اور طعام کے بعد یہ تقریب جمیل بہ سکے ساتھ ختم ہوئی۔

حسن الدین عثمانی نے اپنی کامیابی کی خوشی میں اپنے احباب کو پُرتکلف پارٹی دی۔ جو کہ انٹی ہوٹل حضرت گنج میں ۲۸ جنوری کو دی گئی جس میں مخصوص احباب کے علاوہ کاکوری سے صاحبزادگان ضیاء میاں اور شکیل میاں بھی تشریف لے گئے تھے پارٹی بہت کامیاب رہا۔

درگاہ حضرت شاہ کرامت علی صاحب اور کوڑے گھر:۔
عثمانی صاحب نے چیرمین ٹاؤن ایریا کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے مراسلہ میں درگاہ کے قریب سے غلاظت ہٹائے جانے پر ایک مختصر سا مضمون لکھا ہے۔ ہم ان سے عرض کریں گے کہ بہت پیشتر چیرمین صاحب ٹاؤن ایریا کو متوجہ کر چکے ہیں اور جہاں تک ہم کو علم ہے کہ غلاظت ہٹائی جا چکی ہے اور ایسے احکام بھی دیے جا چکے ہیں کہ آئندہ غلاظت نہ ڈالی جائے۔ (ایڈیٹر)

شادیاں

اختر سلطانہ:۔ (صاحبزادی مولوی طاہر حسن صاحب علوی) کا عقد منظر علی صاحب علوی صاحبزادے حاجی انور علی صاحب علوی کے ساتھ ۲۰ رمضان المبارک کو ۲ بجے دن جامع مسجد کاکوری میں ہوا۔ بارات ڈھائی بجے لکھنؤ سے آگئی تھی۔ مولانا محمد علی صاحب فرنگی محلی نے نکاح پڑھا۔ بعد افطار باراتیوں کو لذیذ کھانوں سے ضیافت کی گئی علاوہ باراتیوں کے اعزا اور احباب کا بہت بڑا مجمع شریک ہوا۔ ہم طاہر حسن صاحب اور بیگم صاحبہ کو اس ادائیگی فرض پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مہ لقا (صاحبزادی مشیر احمد صاحب علوی) کا عقد ۲۰ رزدی ۲۳ء بروز اتوار محبوب علی باغ خانہ لکھنؤ میں ابو محمد صاحب عباسی (صاحبزادہ الطاف حسین صاحب امیٹھوی) کے ساتھ ۱۱ بجے دن کو ہوا۔ نکاح حضرت شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے پڑھا۔ شہر لکھنؤ کے امرا و روسا و حکام نے شرکت کی۔ ظاہر ہے کہ مشیر احمد صاحب کو علوی کا دائرہ احباب اور اعزا و احباب کا مجمع بہت کافی تھا۔ علوی صاحب نے نہایت فراخدلی کے ساتھ یہ تقریب منائی۔ ہم جملہ متعلقین خصوصاً مشیر احمد صاحب اور بیگم مشیر احمد صاحب کو اس تقریب سعید اور ادائیگی فرض پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عید ملن اجتماعات:۔
پہلا اجتماع کئی سال کے بعد امسال قاضی ارشد علی صاحب عباسی نے اپنے دولت کدہ پر عید کے دن ۲ بجے منعقد کیا۔ ۵۰ یا ۶۰ حضرات نے شرکت فرمائی کچھ لوگوں نے اپنا کلام سنایا۔ چائے پان سگرٹ سے شرکا کی تواضع ہوئی۔ آخر میں ڈاکٹر سعید احمد نے ایک مختصر تقریر کے بعد حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ قبل مغرب یہ محفل ختم ہوگئی۔

لکھنؤ میں اجتماع عید سال ہائے ماسبق کے مطابق امسال عید ملن کو بھی منشی احترام علی صاحب علوی خیالی گنج لکھنؤ میں ہی آب و تاب سے منعقد ہوا۔ حاجی انور علی صاحب علوی صدر قرار پائے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ ابتدا میں صغیر سن بچوں اور بچیوں نے خوش الحانی سے نظمیں سنائی۔ اس اجتماع کی خاص بات یہ رہی کہ وطن کے کئی ہونہار فرزند جو پاکستان سے آئے ہوئے تھے شریک تھے۔ حکیم نثار احمد صاحب علوی ساقی کاکوروی احسان احمد صاحب کمال عباسی صاحب۔ احسن مجتبیٰ صاحب علوی۔ منظر علی صاحب علوی بھی موجود تھے۔

نثار احمد صاحب ساقی نے ایک نظم "شہر آشوب" پڑھی۔ جس نے بہت داد و تحسین حاصل کی۔ احسان احمد صاحب احسان نے اپنی بہترین غزل اپنے خاص لہجہ میں سنائی جو بہت پسند کی گئی۔ بعض اشعار تو مکرر پڑھوائے گئے۔ اس کے بعد ذکی کاکوروی۔ وسیم کاکوروی مظفر حسین عباسی نے اپنا اپنا کلام سنایا۔ مفتی محمد رضا صاحب فرنگی محلی اور مومن صاحب فاروقی اور بابو تمکین کاظمی نے وطن اور وطن کی محبت پر اظہار خیال کی استدعا کی گئی۔ ہر سہ حضرات نے بہت مختصر تقریریں کیں مگر جامع اور پُر مغز اظہار خیال بہت پُر اثر ثابت ہوا۔ آخر میں محمد حسین صاحب محسن کاظمی منیجر کاکوری اخبار نے اخبار کے لئے چندہ اور اس کی ادائیگی پر تقریر کی۔ اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کو ختم کیا۔

نماز عید حسب معمول اس سال بھی معزز مساجد میں اپنے اپنے وقت سے نمازیں ادا کی گئیں کہا جاتا ہے کہ اب کی عید گاہ میں مجمع اور سالوں سے زیادہ رہا۔ قابل مبارکباد ہیں ممبران عید گاہ کمیٹی جن کی انتھک کوششوں نے عید گاہ کو عید گاہ کہے جانے کا مستحق کر دیا۔ یوں تو عرصہ سے مولانا مصطفیٰ احسن صاحب علوی عید گاہ کی امامت کرتے چلے آرہے تھے...

اس مرتبہ چونکہ ایک حادثہ سے دوچار ہو جانے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے انھوں نے حافظ قاری محمد حسین صاحب قاسمی کو اپنا قائمقام کرکے بھیجا۔ مولانا موصوف نے قبل نماز ایک جامع تقریر کی۔ نمازیوں کا بیان ہے کہ گذشتہ سالوں سے مجمع اب کی زیادہ رہا۔ عیدگاہ کی صفائی میں کمیٹی انتظامیہ نے چار چاند لگا دئے تھے۔ مدرسہ اسلامیہ کاکوری کے سنئے ایک مطبوعہ اپیل مولانا مصطفےٰ حسن صاحب کی طرف سے عیدگاہ اور دوسری مساجد میں بھی تقسیم کی گئیں۔

کاکوری ہیروز کی کامیابی: ۲۴ر جنوری ۱۹۶۵ء کو ہیروز کلب اور رستوگی انٹر کالج لکھنؤ کے درمیان ایک دوستانہ کرکٹ میچ ہوا۔ کاکوری ہیروز نے رستوگی کالج کو ۹ وکٹ سے ہرا دیا۔ میچ کی خاص بات یہ رہی کہ بالروں کے سامنے رستوگی کالج کے کھلاڑی ٹک نہ سکے۔ سب کامیاب بالر ظفر صاحب رہے جنھوں نے رستوگی کالج کے چھ وکٹ صرف ۲۰ رن دیکر گرا دئے۔ اسکور حسب ذیل رہا۔

رستوگی کالج ۷۳۔ ست پال ۱۱۔ رمیش ۱۰۔ ظفر نے ۲۰ رنوں پر ۶ وکٹ عرفان نے ۲۵ رنوں پر ۳ وکٹ لئے۔

کاکوری ہیروز ۱۰۱ رن ۴ وکٹ پر جمشید ۱۰۔ انجاد ۱۵۔ عرفان ۲۳ اقبال ۱۲۔ ظفر ۲۲ ناٹ آؤٹ۔

مولانا مصطفےٰ حسن صاحب علوی حادثہ سے دوچار

لکھنؤ سے خبر ملی ہے کہ مولانا موصوف کتب خانہ کی الماری سے کتاب نکالنے گئے تھے کتاب نکال بھی نہ پائے تھے کہ الماری ان کے اوپر آرہی۔ وہاں کوئی دوسرا موجود نہ تھا۔ جب مولانا کے پکارنے کی آواز باہر صحن تک پہونچی تو بیگم صاحبہ پہونچیں۔ مولانا کے پیٹھ و کمر میں سخت ضرب آئی۔ تین چار دن شدید تکلیف میں پڑے رہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہ کوئی رگ یا پٹھا اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے۔ علاج جاری ہے کسی قدر سکون ہے باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ آمین

چوریاں: ۱۔ بہرائچ کی ایک تحریر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حسین احمد صاحب علوی کے مکان میں دن میں کسی وقت جبکہ وہ اسکول میں تھے کوئی شخص قفل توڑ کر مکان میں داخل ہوا اور جتنے بھی مقابلے کے برتن تھے وہ اٹھالے گیا۔ ایک سکرہ جس کو کھولنے کی کوشش کی نہ کھل پایا۔ رپورٹ کر دی گئی ہے۔

مولوی سبحان علی صاحب کے یہاں پرانے کٹرہ میں ۸ ر ۹ کی درمیانی شب میں دیوار پھاند کر چور داخل ہوئے اور تین بڑے سالیا جس کا کاروبار ہر تا ہے اٹھالے گئے۔ مالیت کا اندازہ ڈھائی تین ہزار کیا جاتا ہے۔ پولیس میں رپورٹ کر دی گئی ہے۔

سکندر بیگ قدر کی والدہ کا انتقال

آج ۹ر فروری ۱۹۶۵ء یہ اندوہناک خبر سننے میں آئی کہ مرزا سکندر بیگ قدر کی والدہ کا آج ۱ بجے کے قریب انتقال ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اللہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان خصوصاً مرزا سکندر بیگ قدر۔ ذاکر بیگ صابر بیگ صاحبان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحومہ نے ۶۵۔۷۰ سال کی عمر پائی۔ خیال غالب ہے کہ فالج کا حملہ ہوا جس کا اثر دماغ پر زیادہ رہا۔ بعد مغرب اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کی گئیں۔

(بقیہ پاکستانی ڈاک صفحہ ۵)

صباح الدین صاحب کرمانی کا تبادلہ ایبٹ آباد سے پنڈی کا ہو گیا ہے آپ عید کرنے کراچی آئے تھے ایک ہفتہ قیام رہا۔

احسن محسن صاحب علوی۔ بیبرا نصیر خاں پید عید کرنے آئے تھے واپس ہو گئے

منصور علی علوی صاحبزادہ افضال احمد علوی کی رونہ کشائی بہت دھوم دھام سے منائی گئی جس میں قریبی لوگوں نے شرکت کی۔

رخسانہ عباسی صاحبزادی اظہار علی صاحب عباسی چیر مین کراچی امپروٹ ٹرسٹ کے پیٹ میں شدید درد اٹھا گئی دن بے چینی سے گذرے ڈاکٹر محبوب علی کے علاج سے قدرے افاقہ ہے۔

سید احمد علوی پرنٹر و پبلشر نے سرفراز پریس میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار کاکوری ضلع لکھنؤ سے شائع کیا۔